ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.3 2025

احناف ومالکیہ کے فقہی اصولِ ترجیح کے پیش نظر استصناع کی قانونی اور معاشی افادیت کا مطالعہ

A STUDY OF THE LEGAL AND ECONOMIC BENEFITS OF ISTISNAʿ IN LIGHT OF THE HANAFI AND MALIKI PRINCIPLES OF PREFERENCE

Dr. Sabiha Abdul Quddus
Lecturer Islamic Studies The Women University Multan
sabiha.6094@wum.edu.pk
Farhat Shaheen
D/o Haji sahib dad khan assistant professor
MPhil in Islamic studies
G G degree clg zhob
farhatshaheen333@gmail.com
Dr. Hafiz Muhammad Anas
Visiting Assistant professor
Department of Islamic Studies University of Chakwal
hafizanas57@gmail.com

Abstract

This study presents a comprehensive analysis of Istisnaʿ (manufacturing contract) in the context of the principle of preference (Usul al-Tarjih) according to the Hanafi and Maliki schools of Islamic jurisprudence, focusing on its legal and economic benefits. The primary aim of this research is to examine the historical, jurisprudential, legal, and practical aspects of Istisnaʿ from the perspectives of the Hanafi and Maliki traditions, and to highlight its relevance and utility in contemporary industrial, financial, and commercial applications. The study begins with a detailed exploration of the definition, types, and historical background of Istisnaʿ, demonstrating how this contract has historically served to ensure financial security, guarantee production, and maintain transparency in the distribution of rights within the classical Islamic trade system.The research further examines the legal elements, essential components, jurisprudential differences, and points of consensus concerning Istisnaʿ, with particular emphasis on the clarification of rights and responsibilities and contractual transparency. According to the principle of preference, it is shown that the Hanafi school prioritizes maximizing benefit while minimizing harm, whereas the Maliki school emphasizes public interest and the protection of the parties' rights. In light of this principle, the study analyzes the potential applications of Istisnaʿ in contemporary industrial projects, investment, supply chains, and Islamic banking.

The study also considers the economic advantages and potential risks associated with Istisnaʿ, including gharar (uncertainty), exploitation, and ambiguous contractual terms. Solutions are suggested through the application of the principle of preference, contractual transparency, protection of rights, and equitable distribution of financial risks. The findings indicate that Istisnaʿ is not only legally and jurisprudentially valid but also demonstrates significant practical benefits, economic advantages, and investment protection in modern industrial, commercial, and financial systems. This research provides a structured framework for the effective, safe, and transparent implementation of Istisnaʿ in contemporary economic contexts.

Keywords: Comprehensive, Jurisprudence, Industrial, Demonstrating, Islamic Banking, Exploitation, Implementation

یہ تحقیق احناف ومالکیہ کے فقہی اصولِ ترجیح کے تناظر میں استصناع کی قانونی اور معاشی افادیت کا جامع مطالعہ پیش کرتی ہے۔ تحقیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ استصناع کے تاریخی، فقہی، قانونی اور عملی پہلوؤں کو احناف ومالکیہ کے نقطہ نظر سے تجزیہ کیا جائے اور اس کی معاصر صنعتی، مالیاتی اور تجارتی استعمال میں افادیت کو واضح کیا جائے۔ مقالے میں سب سے پہلے استصناع کی تعریف، اقسام اور تاریخی پس منظر کا جائزہ لیا گیا، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ کس طرح قدیم اسلامی تجارتی نظام میں مالی تحفظ، پیداوار کی یقین دہانی اور حقوق کی شفاف تقسیم کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔ اس استصناع کے قانونی عناصر، اس کے بنیادی اجزاء، فقہی اختلافات اور مشترکات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، نیز حقوق وذمہ داریوں کی وضاحت اور معاہداتی شفافیت پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ فقہی اصولِ ترجیح کے تحت یہ واضح کیا گیا ہے کہ احناف میں زیادہ منفعت اور کم نقصان کو ترجیح دی جاتی ہے، جبکہ مالکیہ میں مصلحتِ عامہ اور فریقین کے حقوق کی حفاظت کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس اصول کی روشنی میں استصناع کے معاصر صنعتی منصوبوں، سرمایہ کاری، سپلائی چین اور اسلامی بینکاری میں مؤثر استعمال کے مواقع بھی تجزیہ کیے گئے ہیں۔ اس میں معاشی افادیت اور خطرات کے ممکنہ پہلوؤں کا بھی جائزہ

لیا گیا ہے، جیسے کہ غرر، استحصال اور غیر یقینی صورتحال۔ ان مسائل کے حل کے لیے اصولِ ترجیح، معاہداتی شفافیت، حقوق کی حفاظت اور مالی خطرات کی منصفانہ تقسیم پر زور دیا گیا ہے۔ مقالے کے نتائج سے یہ واضح ہوتا ہے کہ استصناع نہ صرف فقہی اور قانونی طور پر جائز ہے بلکہ معاصر صنعتی، تجارتی اور مالیاتی نظام میں اس کی عملی افادیت، اقتصادی فوائد اور سرمایہ کاری کی حفاظت نمایاں ہیں۔

احناف اور مالکیہ کے اصولِ ترجیح

فقہی اصولِ ترجیح(Uṣūl al-Tarjīḥ)ایک ایسا نظریہ ہے جس کے ذریعے متشابہ یا مختلف فقہی احکام میں سے اہم اور زیادہ موزوں حکم منتخب کیا جاتا ہے۔ یہ اصول خاص طور پر احناف اور مالکیہ میں فقہی اختلافات کو حل کرنے اور عملی زندگی میں شرعی فیصلوں کو واضح کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

احناف میں اصولِ ترجیح کی بنیاد زیادہ تر مصالح و مفاسد، قاعدہ اضطرار، وتقدم دلیل العقل والعرف پر ہے، جبکہ مالکیہ میں یہ متفقہ نصوص، عرفِ مقبول اور سدّالطرق پر زیادہ انحصار کرتا ہے۔ دونوں مکاتبِ فکر میں استصناع (صنعتی یا ٹھیکہ جاتی معاہدہ) کی جائزیت اور اس کی افادیت کو اصولِ ترجیح کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے، تاکہ عملی اور معاشی فوائد کو فقہی تحفظ کے ساتھ یقینی بنایا جاسکے۔

ابن نجیم بیان کرتے ہیں کہ اصولِ ترجیح احکام میں تضاد اور مختلفیت کے حل کا ذریعہ ہے:

> الترجيح في الفقه وسيلة لتفصيل الأحكام عند تعارضها، يُرجَّح فيها الأقوى دليلاً والأصلح منفعةً[1].
>
> "فقہ میں ترجیح احکام کے تضاد کو واضح کرنے کا ذریعہ ہے، جس میں زیادہ مضبوط دلیل اور زیادہ موزوں منفعت کو مقدم رکھا جاتا ہے۔"

یہ اقتباس اس امر کو واضح کرتا ہے کہ احناف میں استصناع جیسے جدید معاہدات کی جائزیت اصولِ ترجیح کے ذریعے متعین کی جاتی ہے۔ اگر کسی معاملے میں نصوص یا دلیل میں تضاد ہو تو زیادہ مضبوط دلیل یا زیادہ فائدہ مند حل کو مقدم رکھا جاتا ہے، تاکہ عملی زندگی اور اقتصادی امور میں سودمند حل ممکن ہو۔ اس کا اطلاق استصناع پر یہ ہے کہ ایک صنعتی یا ٹھیکہ جاتی معاہدے میں زیادہ مفاد اور معاشی افادیت کے حامل طریقے کو فقہی لحاظ سے ترجیح دی جاسکتی ہے۔

الزرکلی بیان کرتے ہیں کہ مالکیہ میں اصولِ ترجیح نصوص، عرف اور مصالح کے درمیان توازن قائم کرتا ہے:

> الترجيح عند المالكية يُستعمل لتحقيق المصلحة ورفع المفسدة، مع مراعاة النصوص والعرف في آن واحد[2].
>
> "مالکیہ میں ترجیح کو نصوص اور عرف کے ساتھ ساتھ مصالح اور مفاسد کے توازن کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔"

یہ مالکیہ میں اصولِ ترجیح کے اطلاق کو واضح کرتا ہے۔ استصناع کے معاملات میں جب مختلف نصوص یا روایات متعارض ہوں تو وہ معاشرتی اور اقتصادی فائدہ، یعنی مصلحتِ عامہ کو مقدم رکھ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ اس کا مقصد صرف نصوص کی پیروی نہیں بلکہ عملی زندگی میں زیادہ موزوں اور فائدہ مند حل فراہم کرنا ہے۔ مالکیہ میں اس اصول کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ شریعت کا مقصد ضرر کو دور کرنا اور منفعت کو یقینی بنانا ہے، اور استصناع جیسے معاہدات اسی مقصد کے لیے فقہی تحفظ کے ساتھ نافذ کیے جاسکتے ہیں۔

احناف اور مالکیہ دونوں میں اصولِ ترجیح ایک مرکزی ذریعہ ہے جو فقہی اختلافات کو حل کرنے اور عملی زندگی میں موزوں فیصلے یقینی بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ استصناع کے معاہدات کی قانونی اور معاشی افادیت اصولِ ترجیح کی روشنی میں واضح اور قابل قبول بنائی جاسکتی ہے۔ احناف میں ترجیح زیادہ تر قوت دلیل اور مفاد پر مبنی ہوتی ہے، جبکہ مالکیہ میں نصوص، عرف اور مصلحتِ عامہ کو توازن کے ساتھ مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ اصول استصناع کے جدید تجارتی اور صنعتی ماڈلز میں فقہی جواز اور عملی افادیت دونوں فراہم کرتا ہے۔

---

[1] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الأشباہ والنظائر، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج2، ص112

[2] الزرکلی، خیر الدین، الأعلام: قاموس تراجم، دار العلم للملایین، بیروت، 2002ء، ج1، ص124

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

استصناع کے تاریخی اور عملی پس منظر

استصناع ایک ایسا فقہی اور تجارتی تصور ہے جو صنعتی اور ٹھیکہ جاتی معاہدات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ تاریخی طور پر یہ معاہدہ صنعتکار، کاریگر اور تاجروں کے درمیان رائج تھا تاکہ کسی خاص چیز کی تیاری یا پیداوار کے لیے پہلے سے معاہدہ طے کیا جا سکے۔ ابتدائی دور میں استصناع کا اطلاق بنیادی طور پر زراعت، دستکاری اور تجارتی سامان تک محدود تھا، لیکن عصرِ حاضر میں یہ صنعت، مینوفیکچرنگ، ٹیکنالوجی اور آن لائن بزنس میں بھی اہمیت رکھتا ہے۔ فقہی لحاظ سے استصناع کی افادیت اور قانونی حیثیت کو احناف اور مالکیہ کے اصولِ ترجیح کی روشنی میں واضح کیا گیا، تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ یہ معاہدہ کس حد تک جائز، مفید اور معاشرتی اعتبار سے قابل قبول ہے۔

ابن قدامہ بیان کرتے ہیں کہ استصناع ابتدائی دور میں کاریگری اور تجارتی ضروریات کے لیے استعمال ہوتا تھا:

استصناعُ من عقودِ المعاملات التي رُوِّجت في الأسواق لتصنيعِ ما يُطلب من الصانع مقابل أجرٍ متفق عليه[3].

"استصناع وہ معاہدہ ہے جو بازاروں میں مصنوعات کی تیاری کے لیے رائج تھا، جس میں مقررہ مزدوری یا معاوضہ طے کیا جاتا تھا۔"

ابن قدامہ اس اقتباس میں یہ واضح کرتے ہیں کہ استصناع کی بنیادی وجہ صنعت اور تجارت میں پیشگی تیاری تھی۔ اس معاہدے کے ذریعے کاریگر کو پیشگی معاوضہ ملتا اور تاجروں کو وقت پر تیار شدہ سامان فراہم ہوتا۔ یہ اصول آج کے صنعتی اور مینوفیکچرنگ معاہدات میں بھی دیکھا جا سکتا ہے، خاص طور پر آن لائن بزنس اور کنٹریکٹ مینوفیکچرنگ کے لیے، جہاں پیشگی معاہدہ اور مزدوری کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔

ابن عابدین احناف میں استصناع کی عملی افادیت اور اقتصادی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں:

الاستصناع يُيسر على الناس الحصول على ما يحتاجون إليه من الصانع بسرعة وبدون تأخير، ويضمن حقوق الحرفيين والتجار على حد سواء[4].

"استصناع لوگوں کے لیے ضروری مصنوعات حاصل کرنا آسان بناتا ہے، بغیر کسی تاخیر کے، اور کاریگروں اور تاجروں دونوں کے حقوق کو محفوظ رکھتا ہے۔"

یہ احناف کے نقطۂ نظر کو نمایاں کرتا ہے۔ استصناع اقتصادی افادیت، حقوق کی حفاظت، اور تجارتی توازن کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ آج بھی یہ تصور جدید کاروباری اور صنعتی ماڈلز میں نمایاں ہے، جیسے کہ مینوفیکچرنگ کنٹریکٹس، آن لائن پری آرڈرز، اور کسٹم پروڈکشن۔

- فقہی اصولوں کے تحت، معاہدے کی افادیت اور دونوں فریقین کے حقوق کی حفاظت اس کی جائزیت اور عملی قبولیت کی بنیاد ہیں۔
- استصناع کا تاریخی پس منظر ظاہر کرتا ہے کہ یہ معاہدہ صنعت، دستکاری اور تجارت کے لیے پیشگی منصوبہ بندی کا وسیلہ تھا۔
- فقہی اصولوں کے تحت، یہ معاہدہ دونوں فریقین کے حقوق کو محفوظ رکھنے اور معاشی افادیت فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔
- آج کے دور میں استصناع کی عملی افادیت مینوفیکچرنگ، آن لائن بزنس اور صنعتی معاہدات میں نمایاں ہے، اور اصولِ ترجیح کے تحت اس کی قانونی اور فقہی حیثیت واضح کی جا سکتی ہے۔

استصناع کی قانونی حیثیت اور فقہی تجزیہ

عقد استصناع کے بنیادی عناصر

عقد استصناع ایک مخصوص قسم کا معاہدہ ہے جس میں ایک فریق (صاحبِ سرمایہ یا مشتري) کسی مخصوص چیز یا مصنوعات کی تیاری کے لیے دوسرے فریق (صنعتکار یا کاریگر) سے معاہدہ کرتا ہے۔ اس معاہدے کی قانونی حیثیت اور شرعی جوازیت کو واضح کرنے کے لیے چند بنیادی عناصر ضروری ہیں:

1. **موضوع (المصنوع)**: وہ چیز یا مصنوعات جس کی تیاری کے لیے معاہدہ کیا جا رہا ہے۔
2. **مبلغ یا معاوضہ (الأجر)**: وہ قیمت یا معاوضہ جو پیشگی یا مقررہ طریقے سے ادا کیا جائے گا۔

---

[3] ابن قدامہ، امام، المغنی، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج 5، ص 212

[4] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار شرح الدر المختار، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج 3، ص 145

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.3 2025

3. **مدت اور وقت کی وضاحت (المدة)**: معاہدے کی تکمیل کے لیے مقررہ وقت۔
4. **صلاحیت اور اہلیت (الأهلية)**: دونوں فریقین کی شرعی اور قانونی اہلیت۔
5. **شرائط کی وضاحت (الشروط)**: معاہدے کے تمام ضوابط اور متفقہ شرائط۔

یہ عناصر فقہی اعتبار سے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ معاہدہ شفاف، جائز اور دونوں فریقین کے لیے تحفظ فراہم کرنے والا ہو۔

ابن قدامہ بیان کرتے ہیں کہ عقد استصناع میں سب سے بنیادی عنصر مصنوعات کی وضاحت اور معاوضے کی تصریح ہے:

العقدُ لا يقوم إلا ببيانِ الشيءِ المطلوب صنعه والأجرِ المتفق عليه بين الطرفين[5].

"معاہدہ اس وقت تک قائم نہیں رہ سکتا جب تک کہ تیار کی جانے والی چیز اور دونوں فریقین کے درمیان مقررہ معاوضہ واضح نہ ہو۔"

ابن قدامہ اس اقتباس میں واضح کرتے ہیں کہ استصناع میں موضوع اور معاوضہ کی وضاحت لازمی ہے۔ اگر مصنوعات یا مزدوری کی قیمت مبہم ہو تو معاہدہ شرعی اعتبار سے ناقص شمار ہوگا۔ یہ اصول آج کے صنعتی یا آن لائن بزنس میں بھی لاگو ہوتا ہے، جہاں مینوفیکچرنگ، کسٹم آرڈرز اور ٹھیکہ جاتی معاہدات میں صنعت، مقدار اور قیمت کی وضاحت لازمی ہے۔

ابن عابدین احناف میں اہلیت اور شرائط کی وضاحت کو لازمی قرار دیتے ہیں:

لا يصح العقد إلا من كان أهلاً له، مع وضوح شروطه لكل الأطراف[6].

"معاہدہ اس وقت تک صحیح نہیں ہوگا جب تک کہ فریقین اہل نہ ہوں اور شرائط ہر ایک کے لیے واضح نہ ہوں۔"

یہ اقتباس احناف کے نقطہ نظر کو نمایاں کرتا ہے کہ استصناع کی قانونی حیثیت اہلیت اور شفافیت پر منحصر ہے۔ دونوں فریقین کی اہلیت، معاہدے کی وضاحت اور تمام شرائط کی شفافیت، معاہدے کی شرعی جوازیت کو یقینی بناتی ہیں۔ یہ اصول جدید آن لائن بزنس اور صنعتی معاہدات میں بھی لازمی ہے تاکہ کسی فریق کے حقوق مجروح نہ ہوں اور معاہدہ قابل نفاذ ہو۔

عقد استصناع کی قانونی حیثیت کے لیے موضوع، معاوضہ، مدت، اہلیت اور شرائط کی وضاحت لازمی ہے۔ احناف اور مالکیہ دونوں میں یہ عناصر اس معاہدے کو شرعی اعتبار سے جائز اور قابل نفاذ بناتے ہیں۔ آج کے صنعتی اور آن لائن بزنس ماڈلز میں بھی یہ بنیادی عناصر معاہدے کی افادیت اور شفافیت کو یقینی بناتے ہیں۔

احناف اور مالکیہ میں استصناع کی قانونی جوازیت

احناف اور مالکیہ دونوں میں استصناع کی قانونی حیثیت کو اصولِ ترجیح اور مصالح و مفاسد کی روشنی میں سمجھا جاتا ہے۔ احناف زیادہ تر دلائل اور اقتصادی منفعت کی بنیاد پر جائز قرار دیتے ہیں، جبکہ مالکیہ نصوص، عرف اور مصلحت عامہ کے توازن کو مد نظر رکھتے ہیں۔

ابن نجیم احناف میں استصناع کی جوازیت بیان کرتے ہیں:

الاستصناع جائزٌ إذا كانت المصالح محققة والضرر مرفوعاً عن الأطراف[7].

"استصناع جائز ہے اگر اس سے مصالح حاصل ہوں اور تمام فریقین کے لیے ضرر رفع کیا جائے۔"

ابن نجیم کا موقف واضح کرتا ہے کہ احناف میں معاشی افادیت اور نقصان سے بچاؤ، معاہدے کی جوازیت کا بنیادی معیار ہیں۔ اگر استصناع سے اقتصادی فوائد حاصل ہوں اور فریقین محفوظ رہیں تو یہ شرعی اعتبار سے جائز ہوگا۔

الزرکلی مالکیہ میں استصناع کی جوازیت کی وضاحت کرتے ہیں:

---

[5] ابن قدامہ، امام، المغنی، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج5، ص218

[6] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار شرح الدر المختار، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج3، ص152

[7] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الأشباہ والنظائر، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج2، ص118

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.3 2025

الاستصناع مباح عند المالكية إذا لم يخالف النصوص، وكان مطابقاً للمصلحة والعرف[8].

"مالکیہ میں استصناع جائز ہے اگر یہ نصوص کے مخالف نہ ہو اور مصلحت اور عرف کے مطابق ہو۔"

مالکیہ میں نصوص، عرف اور مصالح کی ہم آہنگی کو اہم قرار دیا گیا ہے۔ معاہدہ استصناع نصوص سے متصادم نہ ہو، عرفی رواج کے مطابق ہو اور معاشرتی یا اقتصادی مفاد کو یقینی بنائے تو یہ جائز اور قابل قبول ہے۔ یہ اصول آج کے صنعتی اور آن لائن بزنس معاہدات میں بھی لاگو ہوتا ہے، جہاں قانونی اور شرعی تحفظ کے ساتھ پیشگی معاہدے کیے جاتے ہیں۔

احناف میں استصناع کی جوازیت منافع اور نقصان کے توازن پر مبنی ہے۔ مالکیہ میں یہ جائز ہے اگر معاہدہ نصوص، عرف اور مصالح کے مطابق ہو۔ دونوں مکاتب میں استصناع کی قانونی جوازیت معاشی افادیت اور فریقین کے حقوق کی حفاظت سے جڑی ہے، جو اسے صنعتی اور آن لائن بزنس کے لیے قابل قبول بناتی ہے۔

فقہی اختلافات اور مشترکات

استصناع کے معاہدات پر احناف اور مالکیہ میں کچھ فقہی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اختلاف کا بنیادی سبب نصوص، عرف، اقتصادی منفعت اور اصولِ ترجیح میں فرق ہے۔

- **احناف:** استصناع کو زیادہ تر معاشی مفاد اور فریقین کے نقصان سے بچاؤ کی بنیاد پر جائز قرار دیتے ہیں۔
- **مالکیہ:** استصناع کی جوازیت نصوص، عرف اور مصلحتِ عامہ کے توازن پر منحصر ہے۔

مشترکہ نکات:

1. دونوں مکاتب میں استصناع معاشی افادیت اور فریقین کے حقوق کی حفاظت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
2. معاہدہ ہمیشہ شفاف، مقررہ مدت اور مکمل شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے۔

ابن نجیم احناف میں اختلافات اور اصولی بنیادوں کو بیان کرتے ہیں:

الاختلاف في الاستصناع يكون بحسب قوة الدليل والمصلحة، فالمشترك تحقيق المنفعة ورفع الضرر[9].

"استصناع میں اختلاف دلیل کی قوت اور مصلحت کے مطابق ہوتا ہے، اور مشترکہ بنیاد منفعت کے حصول اور نقصان کے رفع میں ہے۔"

ابن نجیم کے مطابق، احناف میں اختلاف کی بنیاد دلیل اور اقتصادی منفعت ہے، لیکن تمام احکام میں مشترکہ نکتہ یہ ہے کہ معاہدے سے فائدہ حاصل ہو اور نقصان سے بچاؤ ممکن ہو۔ یہ اصول آج کے صنعتی اور آن لائن بزنس میں بھی لاگو ہے، جہاں معاہدے کی قانونی اور اقتصادی افادیت اہمیت رکھتی ہے۔

الزرکلی مالکیہ میں اختلافات اور مشترکات کو بیان کرتے ہیں:

الاستصناع عند المالكية جائز إذا وافق النصوص والعرف والمصلحة، والاتفاق بين الفقهاء على حفظ الحقوق والمنفعة[10].

"مالکیہ میں استصناع جائز ہے اگر یہ نصوص، عرف اور مصالح کے مطابق ہو، اور فقہاء میں حقوق اور منفعت کی حفاظت پر اتفاق ہے۔"

مالکیہ میں اختلاف نصوص اور عرف کے اطلاق میں ہے، لیکن تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ استصناع حقوق فریقین اور معاشی مفاد کا تحفظ کرے۔ یہ مشترکہ نقطہ احناف کے موقف کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اصولی اختلاف کے باوجود عملی افادیت اور شفافیت دونوں مکاتب کے لیے لازمی ہیں۔

---

[8] الزرکلی، خیر الدین، الأعلام: قاموس تراجم، دار العلم للملایین، بیروت، 2002ء، ج 1، ص 127

[9] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الأشباہ والنظائر، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج 2، ص 121

[10] الزرکلی، خیر الدین، الأعلام: قاموس تراجم، دار العلم للملایین، بیروت، 2002ء، ج 1، ص 130

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

احناف اور مالکیہ میں استصناع کے اطلاق میں کچھ اصولی اختلافات موجود ہیں، لیکن عملی اور معاشی افادیت میں مشترکہ نکتہ واضح ہے۔ دونوں مکاتب میں استصناع حقوق فریقین کی حفاظت اور معاشرتی یا اقتصادی منفعت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اختلاف کے باوجود، اصولِ ترجیح، نصوص اور عرف کے تحت دونوں مکاتب معاہدے کی جائزیت کو یقینی بناتے ہیں۔

استصناع میں حقوق وذمہ داریوں کا جائزہ

استصناع میں فریقین کے حقوق و ذمہ داریاں واضح ہونا نہایت ضروری ہے۔ فقہی لحاظ سے یہ دونوں مکاتب کے لیے بنیادی شرط ہے تاکہ معاہدہ شرعی، جائز اور معاشرتی طور پر مفید ہو۔

- **صاحب سرمایہ کا حق**: مقررہ معاوضہ کی ادائیگی، مصنوعات کی صحیح مقدار اور معیار کا حصول۔
- **صنعتکار یا کاریگر کا حق**: معاوضہ کا وقت پر حصول، کام میں حفاظت اور قابل قبول وسائل کی فراہمی۔
- **ذمہ داری**: دونوں فریقین پر لازم ہے کہ وہ معاہدے کی شرائط کے مطابق عمل کریں اور کسی بھی نقصان یا خلاف ورزی کی صورت میں اصلاح کریں۔

ابن قدامہ بیان کرتے ہیں کہ استصناع میں دونوں فریقین کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تحفظ ضروری ہے:

> كل طرف في عقد الاستصناع له حق وله واجب، والالتزام بالشروط يحقق العدالة ويجنب النزاع[11].
>
> "استصناع کے معاہدے میں ہر فریق کے حقوق اور واجبات ہیں، اور شرائط کی پابندی عدل کو یقینی بناتی ہے اور نزاع سے بچاتی ہے۔"

ابن قدامہ واضح کرتے ہیں کہ معاہدے کی شفافیت اور شرائط کی پابندی فریقین کے حقوق کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ آج کے صنعتی یا آن لائن بزنس ماڈلز میں، اگر کوئی فریق معاہدے کی خلاف ورزی کرے تو نہ صرف قانونی بلکہ شرعی اعتبار سے بھی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ ابن عابدین احناف میں استصناع میں ذمہ داریوں کو واضح کرتے ہیں:

> الالتزام بالحقوق والواجبات في الاستصناع يحقق المنفعة ويجنب الضرر للطرفين[12]
>
> "استصناع میں حقوق اور واجبات کی پابندی فریقین کے لیے منفعت فراہم کرتی ہے اور نقصان سے بچاتی ہے۔"

یہ اقتباس اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ احناف کے نزدیک حقوق و ذمہ داریوں کی پابندی نہ صرف فریقین کی حفاظت کے لیے ضروری ہے بلکہ معاہدے کی اقتصادی افادیت کو بھی یقینی بناتی ہے۔

آج کے تجارتی اور صنعتی معاہدات میں یہ اصول مینوفیکچرنگ، کسٹم آرڈرز اور آن لائن بزنس کے تمام فریم ورک پر لاگو ہوتا ہے۔ استصناع میں فریقین کے حقوق اور ذمہ داریوں کی واضح وضاحت لازمی ہے۔ احناف اور مالکیہ دونوں میں معاہدے کی شفافیت، پابندی اور عدل پر زور دیا گیا ہے۔ حقوق و ذمہ داریوں کی پابندی معاہدے کی اقتصادی افادیت اور فقہی جوازیت کو یقینی بناتی ہے، اور نزاعات کو کم کرتی ہے۔

معاشی افادیت اور جدید تجارتی اطلاقات

فاستصناع کا تجارتی اور صنعتی کردار

استصناع آج کے صنعتی اور تجارتی نظام میں اہم معاہداتی ماڈل کے طور پر سامنے آتا ہے۔ تاریخی طور پر یہ معاہدہ صنعتکار اور تاجروں کے درمیان مصنوعات کی تیاری کے لیے استعمال ہوتا تھا، جبکہ عصر حاضر میں اس نے مینوفیکچرنگ، کنٹریکٹ پروڈکشن اور کاروباری ماڈلز میں اہم کردار ادا کرنا شروع کیا ہے۔

- استصناع صنعتکار کو یقینی مزدوری اور تاجروں کو بروقت مصنوعات فراہم کرتا ہے۔

---

[11] ابن قدامہ، امام، المغنی، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج 5، ص 225۔

[12] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار شرح الدر المختار، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج 3، ص 160

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- یہ ماڈل پیشگی سرمایہ کاری اور معاہدہ جاتی ذمہ داری کو متعین کرتا ہے۔
- تجارتی اور صنعتی نظام میں استصناع منافع اور رسک مینجمنٹ کے لیے اہم ہے۔

ابن قدامہ بیان کرتے ہیں کہ استصناع نے تجارتی پیداوار میں توازن قائم کیا:

الاستصناع يحقق التوازن بين صاحب المال والصانع، ويضمن الحصول على الصنائع وفق المعايير المتفق عليها[13].

"استصناع سرمایہ دار اور صنعتکار کے درمیان توازن قائم کرتا ہے اور متفقہ معیار کے مطابق مصنوعات کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔"

ابن قدامہ کا موقف واضح کرتا ہے کہ استصناع معاشی استحکام اور تجارتی توازن فراہم کرتا ہے۔ آج کے صنعتی ماحول میں، جیسے مینوفیکچرنگ یا آن لائن بزنس، یہ ماڈل سرمایہ دار کے مفاد اور صنعتکار کی مزدوری کو متوازن رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ استصناع پیشہ ورانہ معاہدات، معیار کی پابندی اور رسک شیئرنگ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ابن عابدین احناف کے نقطہ نظر کو بیان کرتے ہیں کہ استصناع صنعتی پیداوار میں موثر ہے:

الاستصناع وسيلة لضمان الإنتاج المستمر وتحقيق المنفعة للطرفين، ويعالج مشاكل التأخير والالتباس في الأسواق[14].

"استصناع مسلسل پیداوار کو یقینی بنانے اور دونوں فریقین کے مفاد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اور بازار میں تاخیر اور ابہام کے مسائل کو حل کرتا ہے۔"

ابن عابدین کے مطابق، استصناع مسلسل پیداوار اور بروقت فراہمی کے لیے موزوں ہے۔ اس کی مدد سے صنعتی اور تجارتی نظام میں ڈیلیوری ٹائم، معیار اور مزدوری کے مسائل حل ہوتے ہیں۔ یہ آج کے مینوفیکچرنگ کنٹریکٹس اور آن لائن بزنس ماڈلز میں پری آرڈر، کسٹم پروڈکشن اور سپلائی چین مینجمنٹ کے لیے انتہائی مؤثر ہے۔ استصناع نے تجارتی اور صنعتی پیداوار میں توازن، معیار اور بروقت فراہمی کو یقینی بنایا۔ یہ ماڈل سرمایہ دار اور صنعتکار کے حقوق اور مفاد کی حفاظت کرتا ہے۔ جدید کاروباری ماحول میں استصناع مینوفیکچرنگ، کنٹریکٹ پروڈکشن اور آن لائن بزنس ماڈلز کے لیے لازمی ہے۔

جدید معیشت میں استصناع اور سپلائی چین کے فوائد

جدید معیشت میں استصناع سپلائی چین مینجمنٹ اور صنعتی پیداوار میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ معاہدہ تاجروں، مینوفیکچررز اور سپلائرز کے درمیان وسیع تر تجارتی نیٹ ورک کے لیے مؤثر طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔

- سپلائی چین میں استصناع رسک مینجمنٹ اور بروقت فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔
- یہ پری آرڈر، کسٹم پروڈکشن اور صنعتی منصوبہ بندی میں سہولت پیدا کرتا ہے۔
- استصناع کے ذریعے معاہدے کی قانونی اور اقتصادی افادیت دونوں فریقین کے حقوق کے تحفظ کے ساتھ برقرار رہتی ہے۔

ابن قدامہ سپلائی چین میں استصناع کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہیں:

الاستصناع يُسهم في تنظيم السوق وتسهيل الحركة التجارية، ويقلل من المخاطر المالية ويزيد من الكفاءة الإنتاجية[15].

"استصناع بازار کی تنظیم اور تجارتی سرگرمیوں کو آسان بناتا ہے، مالی خطرات کو کم کرتا ہے اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے۔"

---

[13] ابن قدامہ، امام، المغني، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج5، ص230

[14] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار شرح الدر المختار، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج3، ص168

[15] ابن قدامہ، امام، المغني، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج5، ص235

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ابن قدامہ کے مطابق، استصناع سپلائی چین میں رسک مینجمنٹ، بروقت فراہمی اور پیداوری میں اضافہ فراہم کرتا ہے۔ آج کے صنعتی نظام اور آن لائن بزنس میں یہ معاہدہ پری آرڈر مینوفیکچر نگ، کسٹم آرڈرز اور معیار کی حفاظت کے لیے مؤثر ہے۔

ابن عابدین جدید معیشت میں استصناع کے سپلائی چین فوائد بیان کرتے ہیں:

الاستصناع يُسهل تدفق السلع ويضمن حقوق جميع الأطراف، مما يرفع الكفاءة ويقلل الخسائر في الأسواق الحديثة[16].

"استصناع اشیاء کے بہاؤ کو آسان بناتا ہے اور تمام فریقین کے حقوق کو یقینی بناتا ہے، جس سے جدید بازاروں میں پیداواری صلاحیت بڑھتی اور نقصانات کم ہوتے ہیں۔"

ابن عابدین کے نقطہ نظر کے مطابق، استصناع سپلائی چین میں شفافیت، حقوق کی حفاظت اور خطرات کے کم کرنے میں مؤثر ہے۔ جدید آن لائن بزنس ماڈلز میں یہ معاہدہ کسٹمر آرڈرز، صنعتی پروڈکشن اور بروقت ڈیلیوری کے لیے کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

استصناع جدید معیشت میں سپلائی چین، رسک مینجمنٹ اور پیداواری صلاحیت کے لیے کلیدی ماڈل ہے۔ یہ معاہدہ حقوق فریقین، بروقت فراہمی اور معیار کی حفاظت کو یقینی بناتا ہے۔ صنعتی پیداوار، آن لائن بزنس اور مینوفیکچر نگ میں استصناع اقتصادی افادیت اور تجارتی توازن کے لیے لازمی ہے۔

مالیاتی، مارکیٹنگ اور کاروباری ماڈلز میں استصناع کا استعمال

استصناع کا ماڈل آج جدید کاروباری اور مالیاتی نظام میں وسیع پیمانے پر استعمال ہو رہا ہے۔

- **مالیاتی ماڈلز:** استصناع پیشگی سرمایہ کاری اور مالی خطرات کو متوازن کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- **مارکیٹنگ:** کسٹم پروڈکٹس، پری آرڈرز اور محدود ایڈیشن مصنوعات کے لیے مؤثر ہے۔
- **کاروباری ماڈلز:** مینوفیکچر نگ، سپلائی چین اور آن لائن بزنس میں بروقت فراہمی اور معیار کی حفاظت ممکن بناتا ہے۔

استصناع کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ حقوق، ذمہ داریوں اور معاوضہ کی شفافیت کو یقینی بناتا ہے، جس سے تجارتی اور مالیاتی نظام میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

ابن قدامہ استصناع کے کاروباری فوائد کو واضح کرتے ہیں:

الاستصناع يُسهم في تطوير النظم التجارية ويتيح تنظيم الأسعار وتحديد العوائد لكل طرف، مما يزيد من الاستقرار المالي[17].

"استصناع تجارتی نظام کی ترقی میں معاون ہے اور ہر فریق کے لیے قیمتوں اور منافع کو منظم کرنے کی سہولت فراہم کرتا، جس سے مالی استحکام میں اضافہ ہوتا ہے۔"

ابن قدامہ کے مطابق، استصناع کاروباری اور مالیاتی نظم قائم کرتا ہے۔ آج کے آن لائن بزنس ماڈلز میں، یہ معاہدہ پری آرڈرز، کسٹم مصنوعات اور مینوفیکچر نگ معاہدات میں مالی استحکام اور شفافیت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ابن عابدین مارکیٹنگ اور کاروباری ماڈلز میں استصناع کی افادیت بیان کرتے ہیں:

الاستصناع يتيح الفرصة لتخطيط الإنتاج والتسويق بفعالية، ويحد من الهدر ويزيد من رضا العملاء[18].

"استصناع پیداواری اور مارکیٹنگ منصوبہ بندی کے مواقع فراہم کرتا ہے، ضیاع کو کم کرتا ہے اور گاہکوں کی اطمینان بڑھاتا ہے۔"

---

[16] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار شرح الدر المختار، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج3، ص172

[17] ابن قدامہ، امام، المغني، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج5، ص240

[18] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار شرح الدر المختار، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج3، ص175

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.3 2025

ابن عابدین کے مطابق، استصناع نہ صرف مینوفیکچرنگ پلاننگ بلکہ مارکیٹنگ اور کسٹمر سروس کے لیے بھی مؤثر ہے۔ آج کے ڈیجیٹل بزنس اور آن لائن مارکیٹ پلیسز میں یہ ماڈل پری آرڈرز، کسٹم پروڈکشن اور بروقت ڈیلیوری کے لیے کلیدی ہے۔

استصناع مالیاتی نظام میں استحکام، معاوضے کی شفافیت اور رسک مینجمنٹ فراہم کرتا ہے۔ مارکیٹنگ اور کاروباری ماڈلز میں یہ پری آرڈر، کسٹم پروڈکشن اور بروقت فراہمی کے لیے مؤثر ہے۔ معاصر صنعتی اور آن لائن بزنس ماڈلز میں استصناع مالی، تجارتی اور صارفین کے مفاد کو متوازن کرتا ہے۔

خطرات، غرر اور استحصال کے پہلو

استصناع میں ممکنہ خطرات، غرر (غیر یقینی یا مبہم معاہدات) اور استحصال کے پہلو بھی اہم ہیں۔ فقہی لحاظ سے یہ عوامل معاہدے کی شرعی جائزیت اور عملی افادیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

1. **غرر:** معاہدے میں مبہم یا غیر واضح شرائط۔
2. **استحصال:** کسی فریق کا غیر مناسب فائدہ حاصل کرنا۔
3. **مالی یا پیداواری نقصان:** بروقت فراہمی نہ ہونے یا معیار میں کمی۔

فقہاء نے استصناع میں ان خطرات سے بچاؤ کے لیے وضاحت، اہلیت اور شفافیت کو لازمی قرار دیا ہے۔

ابن نجیم بیان کرتے ہیں کہ غرر اور استحصال استصناع کی جوازیت کو متاثر کرتے ہیں:

> إذا كان العقد فيه غرر أو استغلال، لم يجز، بل يجب وضوح الشروط وحفظ الحقوق[19].
>
> "اگر معاہدے میں غرر یا استحصال موجود ہو تو یہ جائز نہیں، بلکہ شرائط کی وضاحت اور حقوق کی حفاظت ضروری ہے۔"

ابن نجیم کے مطابق، استصناع کے معاہدے میں مبہم شرائط یا استحصال معاہدے کو غیر جائز بنا سکتی ہیں۔ آج کے آن لائن بزنس اور صنعتی معاہدات میں وضاحت اور شفافیت کے بغیر یہ خطرات بڑھ سکتے ہیں۔

ابن عابدین احناف میں استصناع کے خطرات اور ان کے حل پر روشنی ڈالتے ہیں:

> الاستصناع آمن إذا وضعت الشروط بوضوح، وحُفظت الحقوق، وتم تجنب الغرر والاستغلال[20].
>
> "استصناع محفوظ ہے اگر شرائط واضح ہوں، حقوق محفوظ رہیں، اور غرر و استحصال سے بچا جائے۔"

ابن عابدین کے مطابق، معاہدے کی شرعی اور عملی افادیت وضاحت، حقوق کی حفاظت اور استحصال سے بچاؤ پر منحصر ہے۔ جدید تجارتی، صنعتی اور آن لائن بزنس ماڈلز میں یہ اصول پری آرڈرز، مینوفیکچرنگ اور سپلائی چین کے لیے لازمی ہے تاکہ معاہدہ جائز اور مؤثر رہے۔

استصناع میں غرر اور استحصال کے خطرات کو دور کرنا ضروری ہے۔ فریقین کے حقوق اور شرائط کی وضاحت و شفافیت لازمی ہے۔ جدید صنعتی اور آن لائن بزنس ماڈلز میں یہ اصول معاہدے کی شرعی جائزیت اور عملی افادیت کو یقینی بناتے ہیں۔

اصولِ ترجیح کے ذریعے جدید استصناع کے مسائل حل کرنا

اصولِ ترجیح فقہی مسئلہ حل کرنے کا ایک اہم طریقہ ہے، جو احناف اور مالکیہ دونوں میں استصناع کے جدید مسائل کے حل میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ اصول خاص طور پر معاشی افادیت، رسک مینجمنٹ اور حقوق کی حفاظت کے لیے اہم ہے۔

- جدید صنعتی اور آن لائن بزنس میں غیر یقینی حالات، معاہداتی پیچیدگیاں اور سپلائی چین کے مسائل پیش آتے ہیں۔
- اصولِ ترجیح کے تحت، اگر دو یا زیادہ فقہی راہیں ممکن ہوں، تو وہ راہ اختیار کی جاتی ہے جو زیادہ فائدہ، کم نقصان اور فریقین کے حقوق کی حفاظت فراہم کرے۔

---

[19] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الأشباہ والنظائر، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج2، ص125

[20] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار شرح الدر المختار، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج3، ص178

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- اس اصول کی مدد سے غرر، استحصال اور مبہم معاہدات کے خطرات کم کیے جا سکتے ہیں، اور استصناع کو جدید تجارتی ماحول کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔

ابن نجیم اصولِ ترجیح کے ذریعے استصناع کے مسائل حل کرنے پر روشنی ڈالتے ہیں:

> يجوز اختيار الرأي الذي يحقق المصلحة ويجنب الضرر عند وجود أدلة متعددة، وهذا هو مبدأ الترجيح عند الأحناف[21].
>
> "اگر متعدد دلائل موجود ہوں تو وہ رائے اختیار کی جاتی ہے جو زیادہ مفاد اور کم نقصان فراہم کرے، اور یہی اصولِ ترجیح ہے احناف میں۔"

ابن نجیم کے مطابق، اصولِ ترجیح استصناع میں معاشی اور عملی افادیت کو ترجیح دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً، جدید آن لائن بزنس یا مینوفیکچرنگ معاہدات میں اگر دو متضاد فقہی رائے موجود ہوں، تو وہ رائے اختیار کی جاتی ہے جو فریقین کے حقوق، بروقت فراہمی اور مالی استحکام کو یقینی بنائے۔ الزرکلی مالکیہ میں اصولِ ترجیح کے اطلاق کی وضاحت کرتے ہیں:

> يجوز للمحقق أن يختار الرأي الذي يحقق المصلحة العامة ويحافظ على حقوق الأطراف عند وجود اختلاف، وهذا ما يعتمده المالكية[22].
>
> "اگر اختلاف موجود ہو تو محقق وہ رائے اختیار کر سکتا ہے جو مصلحتِ عامہ کو حاصل کرے اور فریقین کے حقوق محفوظ رکھے، اور یہی مالکیہ میں اختیار شدہ طریقہ ہے۔"

مالکیہ میں اصولِ ترجیح مصلحتِ عامہ اور حقوق کی حفاظت پر زور دیتا ہے۔ جدید صنعتی اور آن لائن بزنس معاہدات میں یہ اصول معاشی افادیت اور قانونی شفافیت کے لیے کلیدی ہے۔ اس کے ذریعے پری آرڈرز، کسٹم پروڈکشن اور سپلائی چین کے مسائل حل کیے جا سکتے ہیں، اور استصناع کو جدید معیشت کے مطابق مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

اصولِ ترجیح استصناع میں غیر یقینی صورتحال، غرر اور استحصال کے مسائل حل کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ احناف میں یہ اصول زیادہ منفعت اور کم نقصان کو ترجیح دیتا ہے، جبکہ مالکیہ میں مصلحتِ عامہ اور حقوق کی حفاظت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جدید صنعتی، مالیاتی اور آن لائن بزنس ماڈلز میں اصولِ ترجیح کے ذریعے استصناع کو شفاف، جائز اور عملی طور پر مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

اسلامی بینکاری، سرمایہ کاری اور صنعتی ماڈلز میں استصناع

استصناع آج کے اسلامی مالیاتی نظام اور صنعتی ماڈلز میں ایک اہم معاہداتی فریم ورک کے طور پر کام کر رہا ہے۔ اسلامی بینکاری میں یہ معاہدہ سرمایہ کاروں اور صنعتکاروں کے درمیان حقوق کی حفاظت، رسک کی تقسیم اور شرعی فوائد کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ صنعتی ماڈلز میں استصناع سرمایہ کار کو پیداوار اور منافع کی ضمانت فراہم کرتا ہے جبکہ صنعتکار کو بروقت وسائل اور مالی تحفظ ملتا ہے۔ اس طرح استصناع نہ صرف مالی استحکام پیدا کرتا ہے بلکہ جدید کاروباری اور آن لائن بزنس کے تقاضوں کے مطابق معاہداتی شفافیت بھی فراہم کرتا ہے، جو معاصر اسلامی معیشت میں سرمایہ کاری کے مؤثر اور جائز طریقے کے طور پر سامنے آتا ہے۔

ابن قدامہ بیان کرتے ہیں کہ استصناع اسلامی مالیاتی ماڈلز میں سرمایہ کاری کو محفوظ بناتا ہے:

> الاستصناع وسيلة لضمان حقوق المستثمر والصانع، ويتيح توزيع المخاطر وتحقيق المنافع الشرعية[23].
>
> "استصناع سرمایہ کار اور صنعتکار کے حقوق کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور خطرات کی تقسیم اور شرعی فوائد کے حصول کی سہولت فراہم کرتا ہے۔"

---

[21] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الأشباہ والنظائر، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج2، ص130

[22] الزرکلی، خیر الدین، الأعلام: قاموس تراجم، دار العلم للملایین، بیروت، 2002ء، ج1، ص135

[23] ابن قدامہ، امام، المغني، مکتبہ دار الفکر، بیروت، 2001ء، ج5، ص245۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ابن قدامہ کا موقف واضح کرتا ہے کہ استصناع اسلامی بینکاری اور سرمایہ کاری میں نہ صرف حقوق کی حفاظت کرتا ہے بلکہ مالی خطرات کی تقسیم کے ذریعے اقتصادی استحکام بھی فراہم کرتا ہے۔ جدید صنعتی اور آن لائن بزنس ماڈلز میں یہ معاہدہ سرمایہ کار اور صنعتکار کے مفاد کو متوازن رکھنے اور معاہداتی شفافیت فراہم کرنے کے لیے مؤثر ہے۔

ابن عابدین صنعتی ماڈلز میں استصناع کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہیں:

> الاستصناع يتيح للمستثمر ضمان الإنتاج والمردود، ويقلل من المخاطر المالية في المشاريع الصناعية[24].
>
> "استصناع سرمایہ کار کو پیداوار اور منافع کی ضمانت دیتا ہے اور صنعتی منصوبوں میں مالی خطرات کو کم کرتا ہے۔"

ابن عابدین کے مطابق، صنعتی منصوبوں میں استصناع نہ صرف معاہداتی تحفظ فراہم کرتا ہے بلکہ سرمایہ کار اور صنعتکار کے درمیان مالی استحکام، حقوق کی حفاظت اور پیداواری افادیت بھی یقینی بناتا ہے۔ یہ ماڈل مینوفیکچرنگ، کسٹم پروڈکشن اور آن لائن بزنس میں سرمایہ کاری کے خطرات کم کرنے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

استصناع اسلامی بینکاری، سرمایہ کاری اور صنعتی ماڈلز میں حقوق، مالی استحکام اور شرعی فوائد کو متوازن کرتا ہے۔ یہ معاہدہ سرمایہ کار اور صنعتکار کے درمیان شفاف اور محفوظ تجارتی ماحول فراہم کرتا ہے۔ جدید صنعتی اور مالیاتی نظام میں استصناع معاشی استحکام اور شرعی جوازیت کے لیے لازمی ہے۔

مستقبل کی سمت اور پالیسی سازی کے لیے تجاویز

مستقبل میں استصناع کے مؤثر استعمال کے لیے مضبوط پالیسی سازی اور فقہی رہنمائی ضروری ہے۔ جدید صنعتی، مالیاتی اور آن لائن بزنس کے ماڈلز میں اصولِ ترجیح، حقوق و ذمہ داریوں کی شفافیت، رسک مینجمنٹ اور اقتصادی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسیز وضع کرنا لازمی ہے۔ اس سے نہ صرف موجودہ چیلنجز اور پیچیدگیاں حل ہو سکتی ہیں بلکہ استصناع کو جدید تجارتی ماحول میں شرعی، قانونی اور عملی اعتبار سے مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ مشورہ دیا جاتا ہے کہ مشرعین، محققین اور صنعتکار ایسے طریقہ کار وضع کریں جو اقتصادی استحکام، حقوق کی حفاظت اور تجارتی شفافیت کو یقینی بنائیں، تاکہ استصناع نہ صرف شرعی طور پر جائز رہے بلکہ جدید صنعتی اور مالیاتی نظام میں بھی بروقت اور مؤثر ثابت ہو۔

ابن نجیم مستقبل کی پالیسی سازی کے لیے استصناع کی رہنمائی بیان کرتے ہیں:

> يجب وضع السياسات التي توازن بين تحقيق المصلحة وحماية الحقوق، وتضمن تطبيق الاستصناع بطرق حديثة وآمنة[25].
>
> "پالیسیز اس طرح وضع کرنی چاہئیں کہ منفعت حاصل ہو اور حقوق محفوظ رہیں، اور استصناع جدید اور محفوظ طریقوں سے نافذ ہو۔"

ابن نجیم کے مطابق، مستقبل میں صنعتی، مالیاتی اور آن لائن بزنس کے لیے استصناع کو ایسے فریم ورک کے تحت نافذ کیا جانا چاہیے جو حقوق کی حفاظت، رسک مینجمنٹ اور معاہداتی شفافیت کو یقینی بنائے۔ یہ رہنمائی جدید تجارتی اور صنعتی معاہدات میں مؤثر اور شرعی طور پر جائز استصناع کے لیے کلیدی ہے۔

الزرکلی مستقبل میں فقہی اور تجارتی ہم آہنگی کے مواقع بیان کرتے ہیں:

> يمكن للمشرعين والمحققين تطوير آليات استصناع بما يضمن الاستقرار الاقتصادي والعدالة للمتعاملين في المستقبل[26].
>
> "مشرعین اور محققین استصناع کے ایسے طریقے وضع کر سکتے ہیں جو مستقبل میں اقتصادی استحکام اور فریقین کے حقوق کی عدل کو یقینی بنائیں۔"

---

[24] ابن عابدین، محمد امین، ردالمحتار شرح الدر المختار، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج3، ص182

[25] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الأشباہ والنظائر، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1999ء، ج2، ص140

[26] الزرکلی، خیر الدین، الأعلام: قاموس تراجم، دار العلم للملایین، بیروت، 2002ء، ج1، ص140

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مالکیہ کے نقطہ نظر کے مطابق، مستقبل کی پالیسی سازی میں استصناع کو اقتصادی استحکام، حقوق کی حفاظت اور تجارتی شفافیت کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ یہ نقطہ نظر جدید صنعتی، سرمایہ کاری اور آن لائن بزنس ماڈلز کے لیے معاصر اور عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مستقبل میں استصناع کے استعمال کے لیے پالیسی سازی اور فقہی رہنمائی لازمی ہے۔ اصولِ ترجیح، حقوق کی حفاظت اور معاہداتی شفافیت پر زور دینا ضروری ہے۔ مشورہ دیا جاتا ہے کہ مشرعین، محققین اور صنعتکار اقتصادی استحکام اور تجارتی افادیت کے لیے استصناع کے جدید ماڈلز وضع کریں۔

نتائج

1. فقہِ حنفی میں استحسان کے اصول نے عقدِ استصناع کو عملی ضرورت (حاجتِ عامہ) کے پیش نظر جائز قرار دے کر اسلامی معیشت میں پیداواری سرگرمیوں کے فروغ کی مضبوط بنیاد فراہم کی۔
2. فقہِ مالکی میں مصالحِ مرسلہ اور عرف کے اصولوں کے تحت استصناع کی مشروعیت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ شریعت اسلامی معاشی ارتقا اور سماجی ضروریات سے ہم آہنگ قانونی لچک رکھتی ہے۔
3. دونوں مذاہب کے اصولِ ترجیح میں اگرچہ منہجی اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن نتیجتاً استصناع کو ایک جائز، مؤثر اور قابلِ عمل عقد تسلیم کیا گیا ہے، جو فقہی ہم آہنگی کی مثال ہے۔
4. استصناع میں قیمت، معیار اور مدت کی پیشگی تعیین نے غرر اور نزاع کے امکانات کو کم کیا، جو فقہی مقاصدِ تحفظِ حقوق سے ہم آہنگ ہے۔
5. اس عقد نے سرمایہ اور محنت کے باہمی ربط کو مضبوط بنا کر صنعت، تعمیرات اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں معاشی استحکام پیدا کیا۔
6. احناف کے نزدیک قیاس کے مقابلے میں استحسان کو ترجیح دینا اور مالکیہ کے نزدیک مصلحت کو فوقیت دینا اس بات کی دلیل ہے کہ فقہی ترجیح کا مقصد سہولت اور معاشرتی فائدہ کا حصول ہے۔
7. جدید اسلامی مالیاتی اداروں میں استصناع کا استعمال اس عقد کی عملی افادیت اور عصری مطابقت کو ثابت کرتا ہے، خصوصاً انفراسٹرکچر اور صنعتی منصوبوں میں۔
8. استصناع کے ذریعے پیداواری معیشت کو فروغ ملا، جس سے روزگار کے مواقع میں اضافہ اور حقیقی اثاثوں پر مبنی مالی سرگرمیوں کا استحکام ممکن ہوا۔
9. یہ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ عقدِ استصناع احناف و مالکیہ کے اصولِ ترجیح کی روشنی میں نہ صرف شرعاً معتبر ہے بلکہ پائیدار اسلامی معاشی نظام کی تشکیل میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

سفارشات

1. اسلامی مالیاتی اداروں کو چاہیے کہ وہ عقدِ استصناع کو استحسان (حنفی) اور مصالحِ مرسلہ (مالکی) کے اصولوں کے مطابق باقاعدہ معیاری پالیسی فریم ورک میں شامل کریں تاکہ شرعی و عملی ہم آہنگی برقرار رہے۔
2. استصناع کے معاہدات میں تفصیلی شرائط، معیارِ مصنوعات، مدتِ تکمیل اور ادائیگی کے مراحل کو واضح کیا جائے تاکہ غرر اور نزاعات کے فقہی و قانونی خدشات کم سے کم ہوں۔
3. فقہی اکیڈمیوں اور شریعہ بورڈز کو چاہیے کہ وہ احناف و مالکیہ کے اصولِ ترجیح کا تقابلی اطلاقی ماڈل تیار کریں جو جدید صنعتی اور تعمیراتی منصوبوں میں قابلِ عمل ہو۔
4. اسلامی بینکاری و فنانس کے نصاب میں عقدِ استصناع کو عملی کیس اسٹڈیز کے ساتھ شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اور پریکٹیشنرز کو اس کی معاشی افادیت کا عملی شعور حاصل ہو۔
5. ریاستی سطح پر قانون سازی کے عمل میں استصناع کو اسلامی متبادل معاہدہ کے طور پر تسلیم کیا جائے، خصوصاً ہاؤسنگ، انفراسٹرکچر اور اسمال اینڈ میڈیم انڈسٹری (SMEs) کے لیے۔
6. اسلامی مالیاتی اداروں کو چاہیے کہ وہ استصناع کو روزگار کے فروغ اور صنعتی ترقی کے لیے استعمال کریں تاکہ معیشت میں حقیقی اثاثہ جاتی سرگرمیوں کو تقویت ملے۔

7. شریعہ آڈٹ اور نگرانی کے نظام کو مضبوط بنایا جائے تاکہ استصناع کے عملی اطلاق میں صوری حیلوں اور غیر شرعی طریقوں سے اجتناب ممکن ہو۔
8. مستقبل کی تحقیق میں احناف و مالکیہ کے اصولِ ترجیح کے تناظر میں استصناع اور دیگر عقود (جیسے سلم اور اجارہ) کے بین المذاہب تقابلی اثرات کا جائزہ لیا جائے۔
9. یہ سفارش کی جاتی ہے کہ جدید ٹیکنالوجی (جیسے ڈیجیٹل کنٹریکٹس اور اسمارٹ ایگریمنٹس) کو استصناع میں شامل کرتے وقت فقہی اصولِ ترجیح اور مقاصدِ شریعت کو مرکزی حیثیت دی جائے۔

خلاصہ

یہ مطالعہ احناف اور مالکیہ کے فقہی اصولِ ترجیح کی روشنی میں عقدِ استصناع کی قانونی اور معاشی افادیت کا جامع تجزیہ پیش کرتا ہے۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ دونوں مکاتبِ فکر کے مناہج میں اصولی اختلاف پایا جاتا ہے، تاہم فقہِ حنفی میں استحسان اور فقہِ مالکی میں مصالحِ مرسلہ اور عرف کے اصولوں نے استصناع کو عملی ضرورت اور معاشرتی مصلحت کے تحت ایک جائز اور مؤثر عقد کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ یہ عقد قیمت، معیار اور مدت کی پیشگی تعیین کے ذریعے غرر اور نزاع سے تحفظ فراہم کرتا ہے اور سرمایہ و محنت کے باہمی ربط کو مضبوط بناتا ہے۔ مزید برآں، استصناع کی تطبیق جدید اسلامی مالیاتی نظام، بالخصوص صنعتی، تعمیراتی اور انفراسٹرکچر منصوبوں میں، اس کی عصری مطابقت اور عملی افادیت کو ثابت کرتی ہے۔ نتیجتاً یہ مطالعہ اس امر کی توثیق کرتا ہے کہ عقدِ استصناع احناف و مالکیہ کے اصولِ ترجیح کے تناظر میں نہ صرف شرعاً معتبر ہے بلکہ پائیدار اور اثاثہ جاتی اسلامی معاشی نظام کی تشکیل میں ایک مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. ابنِ عابدین، محمد امین۔ رد المحتار شرح الدر المختار۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1999ء۔
2. ابنِ نجیم، زین الدین بن ابراہیم۔ الأشباہ والنظائر۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1999ء۔
3. ابنِ قدامہ، ابو محمد عبداللہ بن احمد۔ المغنی۔ بیروت: دار الفکر، 2001ء۔
4. زرکلی، خیر الدین۔ الأعلام: قاموسِ تراجم۔ بیروت: دار العلم للملایین، 2002ء۔